URDU Gif Format

کذب جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ومنزہ ہے

سبحٰن السبوح عن کذب عیب مقبوح

۱۳۰۷ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

سُبحٰن السُّبُوح عن کذب عیب مقبوح

(کذب جیسے بدترین عیب سے اللہ تعالٰی کی ذات پاک ومنزّہ ہے)[1]

مسئلہ ۲: از ابو محمد صادق علی مداح عفی عنہ گڑھ مکٹیسری از میرٹھ بالائے کوٹ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین دربارۂ مسئلہ امکانِ کذب باری تعالٰی جس کا اعلان تحریری وتقریری علمائے گنگوہ ودیوبند اور ان کے اتباع آج کل بڑے زور شور سے کر رہے ہیں، تحریراً کتاب "براہینِ قاطعہ" میں کہ مولوی خلیل انبیٹھی کے نام سے شائع کی گئی، جس کی لوح پر لکھا ہے: "بامر حضرت چنین وچناں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی" اور خاتمہ پر ان کی تقریظ بایں الفاظ ہے:

"احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہینِ قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا، الحق کہ یہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور مصنف کی وسعتِ نورِ علم اور فسحتِ ذکاء وفہم پر دلیل واضح، حق تعالٰی اس تالیفِ نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرمائے اور مقبول مقبولین ومعمول عاملین فرمائے۔"[1] (ملخصاً) جس سے ثابت کہ گویا کتاب ہی تالیف ان کی ہے، صفحہ ۳ پر یوں مکتوب ہے: "امکانِ کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے۔ رد المحتار میں ہے: ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر

---

[1] براہین قاطعہ　　خاتمہ کتاب　　مطبع لے بلاساواقع ڈھور　　ص ۲۷۰

تازیانہ ۱۲ و ۱۳ : قولہ اخرس وجماد کہ کسے ایشاں را بعدم کذب مدح نمی کند[1] (گونگے اور جماد کی مدح عدمِ کذب سے کوئی نہیں کرتا ۔ ت) **اقول** دونوں نظیروں پر پتھر پڑے ہیں، گنگ و سنگ کی کیوں مدح کریں کہ وہاں سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہیں، گونگا یا پتھر اگر جھوٹا نہ ہُوا تو کیا خوبی کہ سچا بھی تو نہیں، تو وُہ استلزام صفت کمال جو مبنائے مدح تھا یہاں منتفی، سر یہ ہے کہ منفصلہ حقیقیہ کے مقدم و تالی میں جب دو صفت مدح و ذم محمول ہوں تو جس فرد موضوع سے ذمیہ کو سلب کیجئے مدحیہ ثابت ہوگی کہ یہاں ہر ایک کا رفع دوسری کے وضع کو ملتج بخلاف ان چیزوں کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہیں کہ ان سے دونوں محمول کا ارتفاع معقول، پھر سلب ذم ثبوتِ مدح پر کیونکر محمول، یہاں قضیہ کل متکلم مخبر اما صادق واما کاذب (ہر متکلم خبر دینے والا یا وہ صادق ہوگا یا کاذب ۔ ت) تھا اخرس و جماد پر سرے سے وصف عنوانی ہی صادق نہیں پھر عدمِ کذب ان کے لئے کیا باعثِ مدح ہو، دیکھا او ذی ہوش! یہ فارق ہے نہ وہ کہ جب تک عیب ممکن نہ ہو کمال حاصل ہی نہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تکمیل جمیل : اقول او جھوٹی نظیروں سے بیچارے عوام کو چھلنے والے! اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھ مسلمان کو اہل بدعت کے بہتر فرقے پورا گنا کر کہئے رافضی، وہابی، خارجی، معتزلی، جبری، قادری، ناصبی وغیرہ نہیں تو بیشک اس کی بڑی تعریف ہُوئی، اور بعینہٖ یہی کلمات کسی کافر کے حق میں کہئے تو کچھ تعریف نہیں حالانکہ یہ سالبہ قضیے دونوں جگہ قطعاً صادق، تو کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہذا محمود ہُوا اور اس کافر کو رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نہ تھی لہذا مدح نہ ٹھہرا، کوئی جاہل سے جاہل یہ فرق نہ سمجھے گا بلکہ تفرقہ وہی ہے کہ جب یہ فرقے اہلِ قبلہ کے ہیں تو مسلمان کے حق میں ان بہتّر کی نفی سنی ہونے کا اثبات کرے گی لہذا اعظم مدائح سے ہُوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوہی سے خارج، تو ان کی نفی سے کسی وصف محمود کا اس کے لئے اثبات نہ نکلا، ولہذا مفید مدح نہ ٹھہرا، والحمدللہ علٰی اتمام الحجۃ ووضوح المحجۃ (اتمامِ حجت اور وضاحتِ دلیل پر اللہ تعالٰی کی حمد ہے ۔ ت)

تازیانہ ۱۴ : قولہ بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد[2] (بخلاف اس کے جس کی زبان ہی ماؤف ہو اور وہ جھوٹا کلام کر ہی نہ سکے ۔ ت) **اقول** اچھا ہوتا کہ تم بھی اسی کس کے مثل ہوتے کہ ایسے کاذب کلاموں کے لبِس تو نہ بوتے، اے عقلمند! وہ ماؤف اللسان تکلم بکلام صادق بھی نہ کر سکے تو عدمِ مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب سے ثبوتِ صدق نہیں۔

تازیانہ ۱۵ : قولہ یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد[3] (یا اس کی سوچ و فکر کی قوت فاسد ہو کہ قضیہ غیر مطابق للواقع کا انعقاد نہ کر سکے ۔ ت) **اقول** تم سے بڑھ کر

---

[1] و [2] و [3] رسالہ یک روزہ (فارسی) شاہ اسمٰعیل فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷ و ۱۸